

غریبہ آتے ہیں درتے سے غریبہ نواد
کرہ غریبہ نوادی مرے سے غریبہ نواد (مشہور حدیث معظمہ)

سیدنا غریب نواز رشی اللہ تعالیٰ عنہ

مولانا محمد محبوب عالم اشرفی

کامل الدینیت جامعہ اسلامیہ حیدرآباد

مہتمم دارالعلوم اسلامیہ ایام احمد رضا - طاقت بخورہ - حیدرآباد

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (رجسٹرڈ)

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ پورہ - حیدرآباد - اے پی)

﴿ پنگاہ کرم محمد و دورانِ نوحیت زماں مفتی سوادِ اعظم تاجدارِ اہلسنت امام المسکین
مفسر اعظم حضور شیخ الاسلام رئیس المصنفین علامہ سید محمد رفی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : سیدنا غریب نو از رضی اللہ عنہ
تالیف : محبوب العلماء مولانا محمد محبوب عالم اشرفی (مہتمم دارالعلوم امام احمد رضا)
صحیح و نظر جانی : ضلیح ملت مولانا سید خدین معزالدین اشرفی
ناشر : شیخ الاسلام انڈیسی حیدرآباد (دکن)
اشاعت اول : اکتوبر ۲۰۰۶ تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)
قیمت : 20 روپے

مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

خواتین اسلام کے لئے اُصول تحفہ عورتوں کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
خواتین کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح عقائد
اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کا بے مثال مجموعہ
کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے بہترین راہنما کتاب
مشکل الفاظ اور فقہی اصطلاحات کے لئے انگریزی کا استعمال
گلدستہ خواتین جس میں جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے
زندگی و بندگی کے خصوصی مسائل کا خزانہ

سُنی بہشتی زیور اشرفی

اعلیٰ معیار کی کتابت و طباعت کے ساتھ منظر عام پر آئے ہی محبوبیت حاصل کر چکی ہے

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مظہرہ۔ حیدرآباد (9848576230)

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۴۷	اجیر میں غریب نواز کی آمد	۵	انتساب
۴۸	شیر پاتوں کی پارگاہ غریب نواز	۶	سبب تالیف
	میں معافی طلبی	۸	نذرانہ عقیدت - حضور محمد ﷺ
۴۹	پرتھوی راج چوہان کو دعوت اسلام		عنایت - حضرت مولانا حسن رضا بریلوی
۳۱	سچے پال کی جادوگری اور قبول اسلام	۹	مقام ولایت
۳۳	پینالے میں انا ساگر	۱۰	دشمن اولیاء دشمن خدا
۳۴	سلطان شہاب الدین غوری کا	۱۱	اولیاء کی صحبت اختیار کرنا سنت انبیاء
	آخری معرکہ	۱۳	اولیاء اللہ کی شان
۳۵	پارگاہ غریب نواز میں سلطان	۱۶	سلطان الہند غویہ غریب نواز
	شہاب الدین غوری	۱۶	نام و نسب
۳۶	غریب نواز کا اپنے مریدوں	۱۷	ولادت و سعادت
	کے ساتھ حسن سلوک	۱۸	ایام طفولیت
۳۸	سیدنا حضور غریب نواز کا اخیر	۱۹	محمد و نبی کی نگاہ عنایت سے انتساب عظیم
	سے دلی تعلق سفر	۲۰	علم شریعت کی طلب
۳۹	غریب نواز کا سفر بغداد	۲۱	مرشد حق کس جتو
۴۰	غریب نواز کے ارشادات	۲۳	غریب نواز کا مجاہدہ
۴۱	غریب نواز کی شادی	۲۳	خرق خلافت اور غریب نواز
۴۲	غریب نواز کے خلفاء	۲۴	سیر و سیاحت مرشد کامل کی ہمراہی میں
۴۳	غریب نواز کا وصال	۲۵	پارگاہ و رسالت سے ہندوستان کی ولایت
۴۴	غریب نواز کا شجرہ طریقت	۲۶	پارگاہ غریب نواز میں قسب الدین بختیار کاکی
۴۵	ختم خواہانگان		کی حاضری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی شَفِيعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مَنْ عَلَيْنَا زَيْنًا اِذْ بُعِثَ مُحَمَّدًا اَبَدَهُ بِاَيِّدِهِ اَيْدُنَا بِأَخْمَدٍ
اللہ نے ہم پر اسمان فرمایا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی شَفِيعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اے مسلمانو تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو

صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آجے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ نام ہوا اولیاء کے ساتھ شہر ہوا نبیاء کے ساتھ
خصل وہ ہو کہ خصل میں کر دے ہمیں خدا کے ساتھ پڑھتے درود ہجوم کر سید خوش نوا کے ساتھ

صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے
اب کسے سید نکارے تم ہمارے ہم تمہارے
یا نبی سلام ملیک یا رسول سلام ملیک

(حضور صحت اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہ)

مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

حقیقتِ شرک : توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اسے سمجھنے کے لئے شرک کا سمجھنا ضروری ہے جو توحید کے مقابل ہے۔ عبادت اطاعت اور اتباع ذاتی اور عطائی صفات اور مسئلہ علم شریعہ عبادت واستغانت اور شرک کی جاہلانہ نفرت۔۔۔ وہ تمام آیات قرآنی جو مشرکین مکہ اور کفار عرب کے حق میں نازل ہوئیں سمجھے بے سمجھے مسلمانوں پر چسپاں کرنے والے بد مذہبوں کا مدلل و تحقیقی جواب۔۔۔ یہی اس کتاب کا موضوع ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رہے کہ ہمیں یہ خوف نہیں کہ تم ہمارے بعد شرک میں مبتلا ہو گے (بخاری شریف)

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ پورہ۔ حیدرآباد (9848576230)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَتَجِدَنَّ أَقْلَامَهُمْ عَلَى زِينَةِ الْكَرِيمِ

انتساب

پنجتن پاک جملہ اہل بیت اطہار بالخصوص غوث العالم سلطان التارکین قدوة
الکبریٰ مقتدائے سلسلہ اشرفیہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ
والرضوان اور مخدوم المشائخ امام العارفین سرکار کلاں حضرت علامہ مفتی سید شاہ
مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ کی ذات بابرکات سے انتساب کرتے
ہوئے جد محترم جناب مولوی سجاد خاں مرحوم کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان
نفوس قدسیہ کے وسیلہ سے دعا گو ہوں کہ انھیں مولا تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ
مقام عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

خاکپائے اولیاء
محمد محبوب عالم اشرفی

سبب تالیف

تمام تعریف و توصیف اور حمد و ثناء کا وہی مستحق ہے جو رب العالمین ہے جس نے لفظ کُن سے ساری کائنات کو وجود بخشا اور وہی سب کا مالک حقیقی ہے اور ہر چیز پر اس کا قبضہ و اختیار ہے اور بے شمار درود و سلام ہو اس ذات باریکات پر جو رحمۃ للعالمین شفیق المذنبین اور وحید تخلیق کائنات ہے۔ سلام عقیدت ہو اللہ کے اُن برگزیدہ بندوں پر جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام و اکرام کا حقدار بنایا ہے ان ہی خاصان خدا میں جن قلوب کو اللہ نے اپنی معرفت کے انوار سے منور کیا اور اپنے صفات کا مظہر بنا دیا۔ حضرت سلطان الہند خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی ہیں۔

ارادے سیکڑوں پہنچتے ہیں بکھر ٹوٹ جاتے ہیں وہی ابمیر جاتے ہیں جنہیں خواجہ جلاتے ہیں اس شعر کے مصداق ناچیز کے دل میں خواجہ ہند کی بارگاہ میں حاضری کا اشتیاق بہت دنوں سے چھل رہا تھا کہ یکا یک پروگرام طے ہوا اور ۶/ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ حضرت خواجہ غریب نواز کے روضہ انور پر اس ناچیز کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

مجھے آپ نے بلایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے مرا مرتبہ بڑھا یا یہ کرم نہیں تو کیا ہے
و ایسی کے بعد مکتبہ انوار المصطفیٰ جانا ہوا وہاں پر محبت کرم مولانا محمد نجی انصاری اشرفی بانی مکتبہ و شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد اور خلیف ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی (خلیف جامع مسجد محمدی کشن باغ) سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو مولانا محمد نجی انصاری اشرفی نے حضور غریب نواز علیہ الرحمۃ کی حیات و خدمات کے متعلق ایک رسالہ لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا، گویا کہ مولانا نے میرے دل کی بات اپنی زبان سے کہہ دی کیونکہ ابمیر شریف سے واپسی پر حضرت غریب نواز کی سیرت و سوانح سے متعلق چند ضخیم کتابوں کے مطالعہ کے بعد دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ حضرت سلطان الہند کی حیات کریمہ آپ کے اخلاق و عادات فضائل و کمالات مقام و مرتبہ اور آپ کے محاسن و مناقب سے متعلق ایک ایسا رسالہ

ترتیب دوں جو زبان و بیان کے اعتبار سے سادہ ہو اور ہر خاص و عام کیساں اس سے مستفید ہو سکے اور لوگ مختصر سے وقت میں آپ کے اجمالی حیات و خدمات اور کشف و کرامات سے واقف ہو کر اپنی زندگی میں روحانی انقلاب پیدا کریں۔

بفضلہ تعالیٰ حضور سیدنا غریب نواز کے فیضانِ کرم کے صدقے تالیف کا کام مکمل ہوا۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ اس حقیر کاوش کو ذخیرہ آخرت بنائے اور بندۂ عاصی کو ہمیشہ بزرگوں کے دامن سے وابستہ رکھے انعام یافتگان کے راستوں پر چلنے والا بنائے اور ان کے مشن کو ساری دنیا میں بھونچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہد سید المرسلین)

خاکپائے اولیاء

محمد محبوب عالم اشرفی

دارالعلوم اہلسنت امام احمد رضا

یا قوت پورہ - حیدرآباد

دوشنبہ ۸/ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ / ۲ اکتوبر ۲۰۰۶ء

روحانی وظائف: مجرب قرآنی وظائف اور دعاؤں کا روحانی خزانہ۔۔۔ زندگی کے اہم ترین مسائل اور پریشانیوں کا حل۔۔۔ جاہل اور نیم چمڑے عالموں سے نجات۔۔۔ جسمانی و روحانی امراض کا توڑ و دعاؤں کی تہذیب متاخذ میں کامیابی اور حصولِ فیوض کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

استعارہ (مشکلات سے چمکارو) آیاتِ حفاظت آیاتِ رزق قرض سے چمکارو نظیر بد کا توڑ قوتِ حافظہ اور استحسان میں کامیابی میاں بیوی کے جھگڑوں کا توڑ شادی اور نافرمان اولاد کا علاج نورانی راتیں (نمازیں اور دعائیں) شادی میں رکاوٹ اور اس کا علاج آیاتِ حفاظت جادو کا قرآنی علاج قصیدہ نموشیہ شیطانی وساوس کا قرآنی علاج فضائل و برکات لائول والا قوۃ قاتحہ سے علاج باؤں کا علاج قرآنی علاج روحانی علاج مذہبِ قبر سے نجات و تہذیب آیتِ انگریز و تہذیب آیتِ کریمہ حلِ مشکلات متدمات میں کامیابی (جھوٹے مقدمات اور تہمتوں سے نجات)

نذرانہ عقیدت

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی)

غریب آتے ہیں ذر پر تیرے غریب نواز
تمہارے ذر کی کرامت یہ بارہا دیکھی
تمہاری ذات سے میرا بڑا تعلق ہے
لگا کسے آس بڑی دور سے آیا ہوں
نہ مجھ سا کوئی گدا ہے نہ تم سا کوئی کریم
حضور اشرف سمنان کے نام کا صدقہ
زمانے بھر میں مجھے کر دیا غنی سید
کرو غریب نوازی میرے غریب نواز
غریب آئے یہاں ہو گئے غریب نواز
کہ میں غریب بڑا تم بڑے غریب نواز
مسافروں پہ کرم کیجئے غریب نواز
نہ ذر سے انھوں گا بے کچھ لئے غریب نواز
تمہاری جھولی کو بھر دیجئے غریب نواز
میں صدقہ جاؤں تیری جوگ کے غریب نواز

منقبت

(حضرت مولانا حسن رضا بریلوی)

خوبیہ بند وہ دربا ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا
گلشن بند ہے شاداب کیجئے جہنڈے
واہ دے ابد کرم زور بردار تیرا
پھر مجھے اپنا در پاک دکھا دے پیارے
آنکھیں پر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا
کرسی ڈالی تیری تخت ہند دیلاں کہ حضور
کتنا اونچا کیا اللہ نے پایا تیرا
ہے تیری ذات جب بحر حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارہ تیرا
کیا مہک ہے کہ معطر ہے دماغ عالم
تحت گلشن فردوس ہے روضہ تیرا
تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شان رفیع
دلگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ تیرا
محی دیں غوث ہیں اور خوبیہ مصین الدین ہیں
رہے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

اولیاء اللہ

الحمد لله الذي جعل الافلاك والارضين والصلوة والسلام على من كان نبياً وادم بين السماء والطين وعلى آله واصحابه اجمعين . أما بعد فقد قال الله تعالى ﴿الَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (ہنس/۶۳) خبردار ہو جاؤ ! اہلینا اولیاء اللہ (اللہ کے دوستوں) کو نہ کوئی خوف ہے نہ رنج و غم ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (عمر بھر) پرہیزگاری کرتے رہے۔ انھیں کے لئے بشارت ہے دنیوی زندگی میں اور آخرت میں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسانی کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انبیاء کرام و رسولان عظام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا..... انہوں نے اپنی قوموں کے سامنے رب تعالیٰ کی ربوبیت اور اپنی نبوت و رسالت کو پیش کیا تاکہ انھیں ابدی سعادت و فیروز بختی نصیب ہو جائے۔ جن لوگوں نے اس پیغام سے روگردانی کی انھیں ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑا اور آخرت میں بھی انھیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔ یہ سلسلہ نبوت و رسالت چلتا رہا یہاں تک کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور اس سلسلہ نبوت کو اپنے محبوب و مقبول و مقرب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باریک پر لا کر موقوف کر دیا اور خاتم النبیین کا تاج آپ کے سرانور پر رکھ دیا گیا چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں انا خاتم النبیین ولا نبی بعدی یعنی میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے جو پیغام دنیا کے سامنے قرآن کریم کی شکل میں پیش کیا تھا اس پیغام کو رہتی دنیا تک باقی رہتا تھا اس دین متین کی ترویج و اشاعت کے لئے علماء اور اولیاء آتے رہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

مقام ولایت :

اولیاء کرام وہ بلند ترین ہستیاں ہوتی ہیں جن کا ظاہر و باطن دونوں ہی پاک و صاف ہوتا ہے اور اپنے قلب کو یاد الہی سے اس قدر روشن و منور کر لیتے کہ وہ خود بھی روشن ہوتے ہیں

اور خلق خدا کے قلوب سے تاریکی دور کر کے انھیں راہِ رشد و ہدایت پر گامزن کر دیتے ہیں۔ اسی تصنیفِ ظاہری اور ترکیبِ باطنی کی وجہ سے رب کائنات انھیں ایسا مقام و مرتبہ عطا فرماتا ہے کہ نگاہِ ولی کی ہوتی ہے اور دیکھنا خدا کا ہوتا ہے۔ زبانِ ولی کی ہوتی ہے بات خدا کی ہوتی ہے۔ ہاتھِ ولی کا ہوتا ہے اور قدرتِ خدا کی ہوتی ہے۔ پاؤںِ ولی کے ہوتے ہیں اور قوتِ خدا کی ہوتی ہے بلکہ رب کائنات کی بارگاہ میں اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اگر وہ خدا سے کسی چیز کو طلب کرتے ہیں تو پروردگار عالم انھیں ضرور عطا فرمادیتا ہے جیسا کہ اس حدیثِ قدسی میں وارد ہے لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احببته فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ بندہ نقلی عبادات سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں ہی اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور میں ہی اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ (بخاری شریف) یہ بندے رب کائنات کے اتنے محبوب ہو جاتے ہیں کہ اللہ رب العزت حضرت جبرئیل امین کو بلا کر ارشاد فرماتا ہے اے جبرئیل میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرئیل کے ذریعہ آسمانوں میں ندا کر دای جاتی ہے۔ یہ اللہ کا محبوب ہے لہذا تم لوگ بھی ان سے محبت کرو۔ سارے آسمان والے اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین پر بسنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دی جاتی ہے اور اسے خاص و عام میں مقبولیت عام عطا کر دی جاتی ہے چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عن ابی ہریرہ ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبرئیل فقال انی احب فلانا فاحبه قال فیحبہ جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوه فیحبہ اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض (مسلم)

دشمنِ اولیاء و دشمنِ خدا :

اللہ تعالیٰ کے ان نیک بندوں کو بارگاہِ الہی میں ایسی محبوبیت نصیب ہوتی ہے کہ اگر کوئی اُن

سے دشمنی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ سے دشمنی کرتا ہے اور پروردگار عالم کی طرف سے اس کے لئے جنگ کا اعلان ہے چنانچہ حدیث قدسی ہے من عاد لی ولیا فقد ادنتہ بالحرب یعنی جو کوئی میرے ولی سے دشمنی رکھتا ہے اُسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔

یہ وہ برگزیدہ محبوب بندے ہوتے ہیں جن کے راستے پر چل کر بارگاہ الہی تک رسائی ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے راستے پر چلنے کی تحقین قرآن کریم میں یوں کی گئی ﴿اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم﴾ یعنی ہمیں سیدھے راستے پر چلاؤ اُن کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔

ان انعام یافتگان کو قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں یوں بیان فرمایا گیا ﴿انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً﴾ یعنی جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے وہ انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین ہیں جن کی شگت بڑی اچھی چیز ہے۔ اولیاء اللہ انہی انعام یافتہ گروہ میں سے ایک ہے جن کی صحبت میں رہنا اپنی دنیا و آخرت سنوارنا اور جن کے دامن کرم سے وابستہ ہونا اپنے ایمان و عقیدے کو محفوظ کر لینا ہے چنانچہ رب کائنات نے ارشاد فرمایا: ﴿یا ایہا الدین آمنوا اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقین﴾ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور بچو گے ساتھ رہیں۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو تقویٰ الہی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کے صحبت میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ان کی صحبت ایمان تقویٰ کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ چنانچہ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء کی صحبت اختیار کرنا سنت انبیاء :

حضرت موسیٰ علیہ السلام طویل القدر رفیع القدر ہیں انہوں نے ایک ولی حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور اس کی تکمیل بھی ہوئی۔ حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف رہا کہ وہ ولی ہیں یا نبی۔ جمہور علماء کرام نے انہیں ولی مانا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کی خواہش کی تو پروردگار عالم نے پتہ یوں بتایا کہ بھوئی ہوئی مچھلی جس جگہ زندہ ہو کر سمندر میں کود پڑے سمجھ لو کہ وہی تمہاری منزل ہے اور وہی تمہارا مقصود ہے۔ چنانچہ اس رہنمائی کے بعد اپنے خادم شمعون کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے بھوک کا احساس ہوا تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا لاؤ وہ مچھلیاں کہاں ہیں؟ تو آپ کے خادم نے حیرانی کے عالم میں عرض کیا کہ میں آپ کو بتانا بھول گیا ایک عجیب چیز میں نے دیکھی۔ ایک جگہ راستے میں جب آپ آرام کر رہے تھے بھوئی ہوئی مچھلیاں زندہ ہو کر سمندر میں چلی گئی۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ذالک ملکنا ننبغ وہی ہماری منزل تھی۔ پھر وہ دونوں اسی منزل کی طرف واپس ہوئے جہاں مچھلیاں زندہ ہو گئی تھیں۔ وہاں پر حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی جس پر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا آپ میرے کام کو دیکھ کر اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ آپ کے کسی بھی کام پر میں اعتراض نہیں کروں گا۔ یہ حضرات نکلے راستے میں دریا آیا، کشتی پر سوار ہوئے، کشتی والوں نے ان سے کرایہ بھی نہیں لیا مگر حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے ایک تختہ کو توڑ دیا تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بول پڑے: یہ آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے آپ سے پیہ پیہ بھی نہ لیا اور آپ نے اس کشتی کو توڑ دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا ﴿الم اقل لكم انك لم تستطیع معی صبراً﴾ میں آپ سے کہا تھا کہ آپ میرے کام پر صبر نہ کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول سے میں نے کہہ دیا، اس کے بعد کچھ نہ پوچھوں گا۔ آگے چلے راستے میں چند لڑکے کھیل رہے تھے۔ ان میں ایک نہایت ہی حسین و جمیل لڑکا تھا۔ اس کی طرف بڑھے اور اسے قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر اپنے آپ کو نہ روک سکے بول اٹھے کہ آپ ایک پاکیزہ جان کو بلاوجہ قتل کر بیٹھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جواب میں کہا میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے کہا کہ اب اگر میں کچھ پوچھوں گا تو آپ مجھے اپنے ساتھ مت رکھنے گا۔ آگے بڑھے ایک گاؤں میں گئے۔ گاؤں والے بڑے بد اخلاق تھے ان لوگوں نے ان حضرات کو مہمان بنانے اور کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ جب اس گاؤں سے نکلے گئے تو ایک دیوار جو نہایت ہی خستہ حالت میں تھی حضرت خضر علیہ السلام نے اس دیوار کو ہاتھ لگا کر سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس مقام پر بھی صبر نہ کر سکے اور بول پڑے کہ ان لوگوں نے اتنی بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا اور آپ نے ان کی دیوار کو سیدھا کر دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ یہ سنا حضرت خضر علیہ السلام نے کہا ہذا افراق بینی و بینک یہاں سے ہم دونوں کے راستے الگ ہوتے ہیں تو سنو! وہ باتیں جن پر تم صبر نہ کر سکتے۔ وہ کشتی جس کا تختہ میں نے توڑا وہ قیدیوں کی تھی۔ اُس پار ایک ظالم بادشاہ رہتا ہے وہ جو اچھی کشتی دیکھتا ہے اسے چھین لیتا ہے اس لئے میں نے اس میں صیب لگا دیا۔ وہ لڑکا جس کو میں نے قتل کیا اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا تھا مجھے خوف ہوا کہ یہ کہیں اپنے ماں باپ کو بھی کافر نہ بنا دے اس لئے میں نے اس کو قتل کر دیا۔ وہ دیوار جس کو میں نے سیدھی کی وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی اُن کے والد نے اس کے اندر اُن کے لئے خزانہ رکھا تھا۔ اب وہ گرنے والی تھی۔ گر جاتی تھی تو ان کے صغیر سنی کی وجہ سے دوسرے لوگ اس پر قابض ہو جاتے۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس میں جہاں کہیں دوسرے پہلو ہیں وہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نبی نے ایک ولی سے نہ صرف ملاقات کی بلکہ اپنے شب روز ان کے ساتھ گزارے..... لہذا یہ کہنا بجا ہے کہ صحبت ولی اختیار کرنا سنت نبی ہے۔

اولیاء اللہ کی شان :

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ولیوں کے مقام و مرتبے اور عظمتوں کو قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ یعنی نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کسی بات سے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب اولیاء اللہ اُن کی اپنی مرضی و مشاء کو رب کائنات

کی مرضی و نفاذ کے حوالے کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کا ہو جاتا ہے اور ہم دم رب کائنات کی نصرت و حمایت انھیں حاصل رہتی ہے اور ان کے قلوب سے ماسواۃ اللہ کا خوف و ڈر نکل جاتا ہے بلکہ صد تو یہ ہے کہ ان سے تعلق و نسبت رکھنے والا انسان تو انسان جانور بھی بے خوف و خطر ہو جاتا ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ جو اللہ کی ولیہ تھیں۔ اُن کی بکریاں اسی تالاب سے سیراب ہوتی تھیں جس تالاب میں شیر اپنی پیاس بجھاتا تھا۔ لوگوں نے جب اس تعجب بھرے معاملہ کو دیکھا تو پوچھا کہ تمہاری بکریوں نے شیر سے کب دوستی کر لی۔ تو رابعہ بصریہ نے کہا جب سے میں نے اللہ سے دوستی کر لی۔ اسی طرح کا ایک واقعہ سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے دربار میں رہنے والے کئے کا بھی ہے۔

مشہور بزرگ شیخ احمد جام جو زندہ قیل کہلاتے ہیں شیر کی سواری فرماتے تھے اور اُن کا دستور تھا کہ جس خانقاہ میں تشریف لے جاتے اپنے شیر کی خوراک کے لئے ایک گائے طلب فرماتے اور تمام بزرگوں پر اُن کی ہیبت کا اس قدر سکہ بیٹھا ہوا تھا کہ ہر شیخ بلا چوں و چرا ایک گائے کا نذرانہ پیش کر دیتا۔ چنانچہ بغداد شریف آئے تو یہاں بھی حسب عادت خادم کو خانقاہ غوث میں بھیج کر ایک گائے کا مطالبہ فرمایا۔ حضور غوث اعظم نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ فرمایا کہ احمد جام ہمارے مہمان ہیں اس لئے ضرور اُن کا مطالبہ پورا کیا جائے گا اور آپ نے ایک گائے بھیج دینے کا حکم فرما دیا۔ شیخ احمد جام کو جب خادم نے خبر دی کہ گائے آرہی ہے تو وہ اکڑ کر بولے کہ دیکھ لیا تم نے ہمارا دبدبہ۔ بہر حال حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا خادم گائے لے کر چلا تو ایک دُلا پٹلا لٹا جو خانقاہ غوثیہ کے لشکر خانہ کی بڑیوں پر گزر رہا تھا اور دروازے پر پڑا رہتا تھا وہ بھی گائے کے ساتھ چلا اور جیسے ہی شیخ احمد جام کا شیر گائے پر چھینا کئے نے ایک دم لپک کر شیر کا گلا پکڑ لیا اور اپنے بچوں سے شیر کا پیٹ بھاڑ ڈالا اور کتا گائے کو ہانک کر خانقاہ غوثیہ میں لے آیا۔ حضرت شیخ احمد جام اپنے شیر کا حال زار دیکھ کر اور ایک لاغر کتے کی جرأت کا مشاہدہ کر کے کچھ گئے کہ حضرت غوث اعظم کا تصرف ہے اور یقیناً یہ میرے غرور کا جواب ہے چنانچہ آپ شرمندہ ہو کر

حاضر دربار ہوئے اور سرکارِ غوثیت میں معافی کے خواستگار اور نظرِ کرم کے طلبگار ہوئے۔
امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

کیا دے جس پہ حمایت کا ہو پتہ حیرا حیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا حیرا

جو لوگ مقرب بارگاہِ الہی ہوتے ہیں وہ تو آنے والی نسلوں میں یاد کئے جاتے ہیں اُن سے نسب رکھنے والا جو نور بھی یاد کیا جاتا ہے چنانچہ اصحابِ کہف کا قرآنی واقعہ اس بات پر شاہد و عادل ہے۔ یہ چند نفوسِ قدسیہ جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے غار میں پناہ لی تو اُن کے ساتھ ایک کتا بھی ہوا۔ یہ لوگ جب غار کے اندر رگئے پروردگارِ عالم نے انہیں ایک لمبی نیند سلا دی یعنی 309 سال تک وہ لوگ سوتے رہے اور اس کا احساس بھی نہ ہوا اور اُن کا کتنا اسی حالت میں غار کے چوکھٹ پر اپنے بچوں بچھائے بیٹھا رہا۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ﴿وکلہم باسط ذراعیہ بالوصید﴾ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس کتے کا ذکر قرآن میں فرمایا اور اُس کتے کو نسبتِ اولیاء کی بناء پر جنت میں داخل کیا جائے گا چنانچہ حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

پرو نوح با دہاں بد نشست خاندان بختیش گم شد سب اصحاب کہف پئے بگاں گرفت مردم شد
نوح علیہ السلام پیغمبر کا بیٹا (کنعان) جب کافروں بدکاروں کی صحبت اختیار کیا تو وہ بھی غرقاب ہوا اور نبی کا بیٹا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو غدا ب سے نہ بچا۔ اس کا اور اصحابِ کہف جو اللہ کے مقرب تھے ان کے ساتھ ایک کتا ہوا تو وہ بھی آدمیوں کی طرح عظیم الشان ہو گیا اور قرآن پاک میں اس کا ذکر ہمیشہ رہے گا۔

صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند

اللہ والوں کی صحبت و رفاقت میں رہنا اپنی بخشش و نجات کا سامان تیار کرنا ہے ان سے نسبت اور عقیدت و محبت کا برتاؤ نجاتِ آخرت کی ضمانت ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے جب جنتی جنت کی طرف جا رہے ہوں گے تو ایک شخص جو جہنمیوں کی صف میں کھڑا ہوگا ایک اللہ والے کو جنتیوں کی صف میں پہچان کر اس کی خدمت میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا اما تعرفنی انا الذی سقیته شربة (مٹکڑ) کیا آپ نے مجھے پچپا نہیں میں وہ

ہوں جس نے ایک مرتبہ آپ کو پانی پلایا تھا۔ اسی طرح ایک اور دوزخی آئے گا وہ اللہ کے ولی سے عرض کرے گا **وقال بعضهم انا الذي وهبت لك وضوء** (مکتوبہ) میں وہ ہوں جس نے آپ کو ایک مرتبہ وضو کرایا تھا۔

وہ اللہ کا ولی بارگاہ الہی میں دست بدعا ہوگا **فيشفع له فيدخله الجنة** یعنی اس دوزخی کی شفاعت کر کے اسے بھی جنت میں لئے جائے گا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ اپنے چاہنے والوں کی وہاں بھی مدد فرمائیں گے جہاں کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا۔ انہی محبوبان بارگاہ یزدانی 'مقبولان و راصدان' اور مقربان بارگاہ رحمانی میں حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان بھی ہیں جنہیں ہم اہل عقیدت و محبت عطاءے رسولؐ خواجہ چکانؒ نامب رسول فی الہند کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں ایمانی عقیدے کی ایسی شمع جلائی جس کی روشنی سے کڑوڑوں انسانوں کے قلوب منور و بجلی ہوئے اور ربی و نیابتک یہ شمع ہدایت کلمکشان راہ شریعت و طریقت کی رہبری و رہنمائی کا کام دیتی رہے گی۔ آنے والے صفحات اسی مروجہ کامل کی داستان حق و ہدایت پر مبنی ہے۔ تعصب کی عینک ہٹا کر پڑھئے اور اپنی زندگی میں روحانی و عرفانی انقلاب پیدا کرے۔

نام و نسب : قطب الاقطاب امام الاتقیاء معین الملک والدین کا اسم گرامی سید معین الدین حسن ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب والد بزرگوار کی طرف سے اس طرح ہے :

خواجہ معین الدین بن غیاث الدین بن کمال الدین بن احمد حسین بن نجم الدین طاہر بن عبدالعزیز بن ابراہیم بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن علی مرتضیٰ رضوان اللہ و تعالیٰ علیہم اجمعین (خزینۃ الاسماء جلد اول صفحہ ۲۵)

مادری سلسلہ نسب اس طرح ہے :

بی بی ام الورع موسوم بی بی ماہ نور بنت سید داؤد بن سید عبداللہ جلیلی بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد روحی بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ اخوند بن سید عبداللہ بن سید حسن مثنیٰ بن سید امام حسن بن سید ناعلیٰ مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسالک السالکین)

ولادت باسعادت : حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی ولادت باسعادت ۱۱۳۲ھ (۵۳۷ھ) مقام قصبہ سحر میں ہوئی اور خراسان میں پرورش پائی۔ حضرت خواجہ خواجگان کی ولادت ساری دنیا کے لئے رحمت کا سبب ہے اور آپ کی ذات بابرکات سالکین راہ شریعت و طریقت کی راہنمائی کا باعث ہے۔

والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ جب معین الدین میرے شکم میں تھے تو میں اچھے خواب دیکھا کرتی تھی، گھر میں خیر و برکت تھی، دشمن دوست بن گئے تھے، ولادت کے وقت سارا مکان انوار الہی سے جگمگا رہا تھا۔

حضرت خواجہ غریب نواز کی جس زمانے میں ولادت ہوئی وہ بڑا پر آشوب دور تھا۔ سیسان و خراسان میں افغان فوجی کا عالم تھا ہر طرف لوٹ مار کا بازار گرم، سرسبز و شادات علاقوں میں لڑائی کی آگ بھڑک رہی تھی۔ ملت میں انتشار و افتراق پیدا ہو چکا تھا، اخوت و مسادات کا جذبہ دم توڑ رہا تھا، عدل و انصاف کا دن دھاڑے خون کیا جا رہا تھا، ہر ایک کو اپنے مفاد کی فکر دامن گیر تھی۔ لوگ بڑی بے رحمی سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے ہوئے تھے۔ 'ملاعدہ' اور 'باطمیں' کی جماعت نے سارے ملک میں قتل و غارتگری کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ سلجوقی خاندان کی یادگار سلطان سنجر علاقے کا حکمران تھا۔ اس کی شوکت و شہرت کی داستانیں دور و دراز علاقے تک مشہور تھیں۔ اچانک گردش ایام نے نئی کروٹ لی، تاتاریوں کے مقابلے سلطان سنجر کو شکست ہوئی اور سلطان سنجر کو فرار ہونا پڑا۔ ان ہی حالات کی وجہ سے حضرت خواجہ غیاث الدین حسن وطن عزیز کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور اپنے بیوی بچے کو لے کر خراسان چلے آئے۔ اس وقت حضرت خواجہ معین الدین کی عمر ایک سال کی تھی۔

میں تو تجا ہی چلا تھا جانب منزل لیکن لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا
 ہوں دولت و حشمت پرار باب مہر نازاں بیباں بے سروسامانی سامان محبت ہے
 ایام طفولیت : حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی بچپن کی زندگی بھی اسرار الہی
 و معارف کے آئینہ دار تھی۔ پروردگار عالم جن حضرات سے اپنا کام لینا چاہتا ہے ان کے
 ضمیر میں اپنے جلوے عطا فرما کر لوگوں میں انھیں منفرد و ممتاز بنا دیتا ہے اور ان سے ایسی
 ایسی کرامتیں ظاہر فرماتا ہے جو فہم و ادراک اور عقلی و منطقی دلائل سے بالاتر ہوتی ہیں۔
 غریب نواز کے بچپن ہی سے صاحب نظر افراد نے اس حقیقت کو محسوس کر لیا تھا کہ خواجہ
 غیاث الدین کا یہ شہزادہ دنیائے انسانیت کا پیٹوا بن کر آیا ہے چنانچہ آپ کا بچپن عام بچوں
 سے بالکل الگ تھلک تھا۔ آپ کبھی بچوں کے ساتھ کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے
 بلکہ چھوٹی سی عمر میں اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے مکان بلاتے اور کھانا کھا کر سرور ہوتے۔
 غریب نواز کے شیر خواری کے زمانے کے بہت سے عجیب و غریب واقعات مشہور ہیں۔
 خواجہ غریب نواز عام لڑکوں کی طرح کھیل کود میں اپنے اوقات کو صرف کرنے کے بجائے
 اللہ اللہ کرتے اور یاد الہی میں مست رہتے تھے اور بچوں کو بھی ذکر الہی کی طرف بلاتے اور
 فرماتے: بچو! ہم دنیا میں کھیل کود کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ اللہ کی یاد میں مست ہو کر اللہ
 کو مٹانے آئے ہیں۔ سبحان اللہ..... جب آپ لوگوں کو اس قسم کی نصیحت کرتے تو
 بزرگ حضرات آپ کی ان باتوں سے حیرت زدہ ہو جاتے اور بے ساختہ دعائیہ کلمات ان
 زبان سے نکلنے اور کہتے یہ لڑکا بڑا ہو کر بلند مقام حاصل کرے گا اور ان کا شمار بزرگزیادہ
 ہستیوں میں ہوگا۔ آپ شیر خواری کے زمانے میں جب کبھی کوئی عورت اپنے دودھ پیتے
 بچوں کو لیکر آتی اور اس کا لڑکا دودھ کے لئے روتا تو آپ اپنی والدہ ماجدہ کی طرف اشارہ
 فرماتے گویا مطلب ہوتا امانان اس روتے بچے کو اپنے گود میں لے لو اور اپنا دودھ پلا دو۔
 معلوم یہ ہوا کہ غریب نواز بچپن ہی سے غریب نوازی فرما رہے ہیں۔ آپ کو یہ گوارہ نہیں
 کہ میرے گھر میں کوئی آئے اور روتا ہوا واپس چلا جائے۔ ماں اپنے لخت جگر کی فرمائش پر
 روتے بچے کو اٹھالیتی اور اپنا دودھ پلانا شروع کر دیتی تھیں اور جب اپنے چھاتی سے لگاتی

تو غریب نواز مسکرائے گئے۔ آپ اندازہ لگائیں غریب نواز کی غریب نوازی کا کہ جب شیر خوارگی میں یہ عالم ہے تو جوانی کا عالم کیا ہوگا؟ جب بھوکے اور پیاسے بچوں کو روٹا دیکھ کر برداشت نہ کر پاتے اور والدہ کو دودھ پلانے کے لئے اشارہ فرماتے تو بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ غریب نواز اپنے مرید یا سلسلہ سے وابستہ لوگوں کو مصیبت میں روٹا دیکھنا گوارہ کر سکیں۔
 ہونظر ہم پر بھی اجیر والے ہم بھی منگتے ہیں تیری گلی کے
 تیرے لطف و کرم کے سہارے بیت جائیں گے دن زندگی کے

مہذب کی نگاہ عنایت سے انقلاب عظیم :

حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کو روز اول سے ہی بزرگوں، درویشوں اور صالحین کی صحبت و رفاقت میں بیٹھنے کا بڑا شوق تھا۔ ایک دن حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری علیہ الرحمۃ اپنے باغ میں باغبانی کا کام کر رہے تھے کہ اشارہ غیبی پا کر ایک مشہور و معروف بزرگ مہذب حضرت ابراہیم قدوسی علیہ الرحمۃ باغ میں تشریف لائے۔ خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ کی نظر جب بزرگ ہستی پر پڑی، دوڑتے ہوئے گئے اور ایک سایہ دار درخت کے نیچے بٹھایا۔ بڑے ادب و احترام کے ساتھ پیش آئے۔ استقبال کیا اور مہذب قدوسی کے دست اقدس کو بوسہ دیا۔ حضرت ابراہیم قدوسی ان کی اس تعظیم و توقیر سے بہت خوش ہوئے اور خواجہ غریب نواز کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعائیں دی۔ جب جانے لگے غریب نواز نے آپ کے دامن کو تھام لیا۔ حضرت ابراہیم قدوسی نے پوچھا اب کیا چاہئے؟ غریب نواز نے عرض کیا اور تھوڑی دیر باغ میں تشریف رکھیں۔ غریب نواز نے باغ سے ایک تازہ انگور کا غوثہ سامنے لا کر رکھ دیا اور خود دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ حضرت مہذب نے انگور تناول فرمایا۔ مہذب نے غریب نواز کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ آپ رہنمائی کی تلاش میں ہیں۔ بغل سے کھلی کا ایک ٹکڑا نکال کر اپنے منہ میں ڈالا اور اسے چبا کر غریب نواز کو دیا۔ کھلی کا ٹکڑا اپنے اندر اسرار و معارف کے ایسے خزانے لئے ہوئے تھا کہ اس کو کھاتے ہی دل کی دنیا بدل گئی۔ سارے پردے ہٹ گئے اور عالم ظاہر نے

عالم باطن کو عبور کر لیا، پھر کیا تھا خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے آنکھوں میں ایسا نور چھایا کہ سارے حجابات اٹھ گئے۔ اب غریب نواز نے نئی زندگی کی نئی راہ اختیار کی۔ زندگی میں انقلاب آگیا، دنیا سے نفرت پیدا ہو گئی۔ باغ، چن پچی اور سارا سامان بیچ ڈالا۔ ساری رقم فقراء اور مساکین میں تقسیم کر ڈالا۔ ضروری سامان باندھا اور اپنے وطن عزیز کو خیر باد کیا۔ راہ حق کے طالب منزل کی تلاش میں نکل پڑے۔ حضرت مولانا روم فرماتے ہیں :

ایک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت ہے ریا

اللہ والوں کی محفل میں اس ساعت بیٹھنا سو سال کی عبادت ہے ریا سے بہتر ہے۔ اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کی صحبت و رفاقت سے انسان کی تقدیر بدل دیتی ہے کیونکہ اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنا گویا خود اللہ کی صحبت میں بیٹھنا ہے۔ شاعر نے کیا خوب کیا :

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے اسے چاہئے جس کو خدا چاہتا ہے

علم شریعت کی طلب :

مشائخ طریقت اور عرفاء کا یہ طریقہ رہا کہ منزل معرفت تک رسائی کے لئے پہلے علوم ظاہری کے مراحل طے کرتے پھر عمل کی دشوار منزلوں سے آگے بڑھ کر علوم باطن کو حاصل کرتے ہیں۔ حضرت غریب نواز بھی ایسی ہی راہ کو اختیار کرتے ہوئے امی جان سے تحصیل علم کی اجازت لی اور قدم بوی کر کے تحصیل علم کے لئے وطن عزیز کو خیر باد کیا اور علم ظاہری حاصل کرنے کے لئے بلاد اسلامیہ کا سفر شروع کیا اور جہاں کہیں بھی رشد و ہدایت کی شمعیں روشن تھیں، بے خوف و خطر علم کی تحصیل کے لئے نکل پڑے۔ جن کے دل میں خدا کی محبت کے چراغ روشن ہو بھلا انھیں کسی بھی طرح کا کیسے رنج و الم ہو سکتا ہے اور یقین جانو کہ جو بندہ خدا کا ہو جاتا ہے خدا بھی اس کا ہو جاتا ہے۔

خیم گل مجھے سمیٹنے لے جاتی ہے ہر جانب جہاں وہ گل نظر آئے جھکا دوں گا جبین اپنی
حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ وطن عزیز سے نکل کر اسلامی علوم و فنون کے مرکز سرحد
و بخارہ تشریف لے گئے اور حضرت مولانا حسام الدین علیہ الرحمۃ اور حضرت مولانا شرف
الدین علیہ الرحمۃ سے علوم شریعت کی تحصیل میں پورے انہماک کے ساتھ مصروف رہے۔
فن تفسیر وحدیث کے علاوہ علم فقہ اور علم الکلام وغیرہ جیسے علوم و فنون کا درس لیا۔ جب آپ
بخارہ سے علم دین حاصل کرنے کے بعد نکلے تو آپ کو تمام علوم میں دسترس حاصل تھا۔ علم
ظاہر کے حصول کے بعد آپ کے اندر علم باطن کے حصول کا ذوق پیدا ہوا اور روحانی علوم کی
جستجو کا آغاز کیا تا کہ کسی ولی کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر معرفت الہی کے حقیقی مقام کو
پہنچا جاسکے۔

مرشد حق کی جستجو : حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ علم دین سے فراغت حاصل
کرنے کے بعد روحانی علوم کی جستجو میں نکلے جس کے مراکز اس وقت عراق و حجاز میں قائم
تھے جہاں صوفیاء صالحین اولیاء اللہ جیسی مقتدر بہتیاں بادۂ وحدت کے متوالوں کو سرشار
کر رہی تھیں۔ حضرت غریب نواز پیر کامل کی تلاش میں شرق کا رخ کیا اور قصبہ بارون
میں وارد ہوئے جہاں بادی طریق ولایت 'واقف رموز ہدایت' منبع احسان حضرت خواجہ
عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کے میخانہ معرفت میں داخل ہوئے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے
خواجہ غریب نواز کو دیکھا اور غریب نواز نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو دیکھا۔ اس سے
پہلے دونوں نے ایک دوسرے کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا: بہت دیر کر دی تمہارا ہی
انتظار کر رہا تھا۔ انتظار ختم ہوا۔ آپ کی نگاہ سے اللہ نے سارے پردے اٹھادیے۔
حضرت خواجہ کے قلب پر نگاہ ولایت پڑی 'آتے ہی آپ مرشد کامل کے حلقہ ارادت میں
داخل ہوئے اور ان کے دست اقدس پر بیٹھ ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز بیعت
کے واقعہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں: ایسی صحبت میں جہاں بڑے معظم مشائخ حاضر تھے
میں بڑے ادب و احترام سے حاضر ہوا۔ اپنے جنم نیاز کو شرم کر دیا 'حضرت مرشد کامل نے

فرمایا: 'دور کھٹ نفل نما زاد اکرو' میں نے حکم کی تکمیل کی۔ فرمایا قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں' میں ادب سے قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔ پھر ارشاد ہوا: 'سورۃ بقرہ پڑھ۔ میں نے خلوص نیت سے پوری سورۃ بقرہ پڑھی۔ پھر فرمایا ساٹھ مرتبہ 'سبحان اللہ کہو۔ میں نے اس کی بھی تکمیل کی۔ ان مدارج کے بعد حضرت مرشد اعظم خود اٹھ کھڑے ہوئے' میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا' آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: 'میں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا۔ ان امور کے بعد حضرت قبلہ نے ایک خاص قسم کی ٹوپی میرے سر پر رکھ دی اور اپنی خاص کمل مجھے اٹھائی اور فرمایا بیٹھ' میں فوراً بیٹھ گیا۔ پھر فرمایا ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ۔ میں نے ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھا' تب فرمایا کہ ہمارے مشائخ کے طبقات میں بس یہی ایک شب روز کا مجاہدہ ہے۔ جا اور کامل ایک دن اور ایک رات مجاہدہ کر۔ ان کے حکم کے مطابق میں نے پورا ایک دن اور رات عبادت الہی نماز و اطاعت میں بسر کی۔ دوسرے دن حاضر ہو کر روئے نیاز زمین پر رکھا تو ارشاد ہوا بیٹھ جا۔ میں ادب سے بیٹھ گیا' پھر ارشاد ہوا اوپر دیکھ۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی' مرشد کامل نے دریافت فرمایا کہاں تک دیکھا۔ میں نے عرض کیا 'عرش معلیٰ تک' پھر ارشاد ہوا 'نیچے دیکھ۔ میں نے آنکھیں زمین کی طرف کی' پھر حضرت نے وہی سوال کیا 'کہاں تک دیکھا؟ میں نے عرض کیا حضور تحت العزلیٰ تک۔ حکم ہوا پھر ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ اور پھر جب میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی تو فرمایا 'مبین الدین آسمان کی طرف دیکھ اور بتا کہ کہاں تک دیکھ لیا ہے۔ میں نے عرض کیا حضور عجائبات عظمت تک۔ اب فرمایا 'آنکھیں بند کر' میں نے بند کر لی۔ ارشاد فرمایا: 'اب کھول دے۔ میں آنکھیں کھول دی۔ حضرت مرشد کامل نے اپنی دونوں اگلیاں میری نظر کے سامنے کی اور پوچھا کیا دیکھا؟ عرض کیا اٹھارہ ہزار عالم دیکھ رہا ہوں۔ جب حضرت نے میری زبان سے یہ کلمہ سنا تو ارشاد فرمایا۔ بس تیرا کام ہو گیا' پھر ایک اینٹ کی طرف دیکھ کر فرمایا اسے اٹھا۔ میں نے اٹھایا۔ اس کے نیچے سے کچھ دینار نکلے۔ فرمایا: انھیں لے جا اور درویشوں میں خیرات کر دے۔ (انہیں الارواح)

قارئین کرام : اب ان لوگوں کے لئے مقام عبرت ہے جو اولیاء اللہ کی طاقت و قوت اور کشف و کرامت سے انکار کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز از خود لکھتے ہیں مجھے میرے پیر کامل حضرت عثمان ہارونی نے اس وقت اجازت فرمائی جب کہ میں تحت الطری سے لیکر عرش معلیٰ تک اور عرش معلیٰ سے لیکر فرش تک دیکھنے لگا۔ اب اس مقام پر آپ غور کریں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کوئی نبی نہیں اور نہ ہی صحابی ہیں، بلکہ حضور نبی مکرم ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام اور حضور اکرم ﷺ کے وصال ظاہری کے پانچ سو سال بعد دنیا میں تشریف لائے۔ تو جب حضور ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام کی یہ شان ہے کہ فرش پر در کر عرش اعظم کا مشاہدہ کر رہے ہیں تو پھر سرور کونین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نگاہ بصارت کا عالم کیا ہوگا؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں :

اور کوئی غیب کیا تم سے کہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کز وڑوں درود

غریب نواز کا مجاہدہ :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے بیعت و ارادت میں داخل ہونے کے بعد دہائی سال تک ترکیہ باطن کے لئے جو سخت مجاہد فرمایا اس کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضرت غریب نواز نے بڑے بڑے مجاہدات کئے۔ آپ سات سال شاہ روز بعد افطار کرتے اور پانچ مشغال وزن کی روٹی پانی میں بھگو کر تناول فرماتے۔ آپ کا لباس دو چادریں تھیں جن میں پیوند لگے رہتے اور پیوند لگانے کے لئے جس قسم کا کپڑا ملتا اسی سے ہی لیتے۔ (مرآۃ الاسرار)

خرقہ خلافت اور غریب نواز : حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ نے جب خواجہ معین الدین چشتی کو اپنی مریدی میں داخل فرمایا اور باطنی علوم اسرار و معارف کا جام پلا کر حقیقت و معرفت کے اعلیٰ منصب پر فائز فرمایا اور تلاش حق کے سارے مراحل طے کر کر اپنی خاص توجہ سے درجہ قطیعت پر فائز کر دیا اور خرقہ جانشینی عطا فرما کر حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں: 'معین الدین خدا کا دوست ہے اور مجھے اس کی مریدی پرناز ہے۔ مرشد برحق نے بغداد میں آپ کو غرقہ خلافت اور ہائشی عطا فرمایا اور تہکات مصطفوی جو خانوادہ چشت میں سلسلہ وار چلے آ رہے تھے حضرت خواجہ معین الدین کو مرحمت فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا: اے معین الدین! میں نے یہ سب کام تیری تکمیل کے لئے کیا، تجھ کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند عطف وہی ہے جو اپنے ہوش گوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔ اپنے شجرے میں انھیں لکھے اور انجام تک پہنچائے تاکہ قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔ اس کے بعد اپنا عصاے مبارک، نعلین مبارک، مصلی وغیرہ عطا فرما کر سرفراز کیا۔ یہ تہکات ہمارے پیر و مرشد کی یادگار ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ سے ہم تک پہنچے ہیں۔ ہم نے تجھے دے دیا اس کو اس طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے اپنے پاس رکھا۔ خلق سے طبع نہ رکھنا آبادی سے دور رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔ یہ ارشادات فرمانے کے بعد پیر برحق نے مجھے اپنے سینے سے لگایا سر اور آنکھ کو بوسہ دیا اور فرمایا تجھ کو خدا کے سپرد کیا، پھر دعائیں دی اور رخصت کیا۔ (انہس الارواح)

سیر و سیاحت مرشد کامل کی ہمراہی میں :

حضرت خواجہ غریب نواز نے مرشد کامل حضرت عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں تقریباً اپنی زندگی کے بیس سال کا طویل عرصہ گزارا اور زیادہ تر اوقات سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ سیر و سیاحت کے دوران بیتان، دمشق، بغداد، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور دیگر شہروں کا دورہ کیا اور جہاں جاتے وہاں کے صوفیاء، صالحین، بزرگوں اور مشائخ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے۔ ۵۵۳ ہجری میں آپ نے حرمین شریفین کا سفر اختیار فرمایا، وہاں شہر کی جامع مسجد میں دونوں اصحاب نے اعتکاف فرمایا، اس کے بعد مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوئے، پھر خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ طواف کعبہ اور عبادت ریاضت میں مصروف رہے۔ انہی ایام میں حرم کعبہ کے اندر یا داہلی میں مشغول تھے کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت عثمان ہارونی نے خواجہ معین الدین کا ہاتھ پکڑا اور اللہ کے سپرد کیا اور اللہ تعالیٰ

کی بارگاہ میں غریب نواز کے متعلق دعا فرمائی۔ دعا کرنا ہی تھا کہ غیب سے آواز آئی۔ آپ نے فیی آواز پر توجہ کی 'آواز آرہی تھی ہم نے معین الدین کو قبول کیا۔ ہم معین الدین سے خوش ہیں اور تمہیں بخش دیا۔ جو چاہو طلب کرو عطا کروں گا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ بخشش کے اس پیغام سے بہت خوش ہوئے اور جبین نیاز بارگاہ خداوندی میں خم کرتے ہوئے بعد ہجرو نیاز عرض کیا: اے خداوند ! معین الدین کے مرید اور ان کے سلسلہ کے افراد کو بخش دے۔ آواز آئی 'جو تجھ سے اور تیرے سلسلے میں قیامت تک مرید ہوگا انھیں بخش دوں گا۔ چند ایام مکہ مکرمہ میں قیام کیا 'فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

بارگاہ رسالت سے ہندوستان کی ولایت :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ جب حج بیت اللہ سے فارغ ہوئے اور مکہ مکرمہ سے ہوئے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری دی اور یوں سلام عرض کیا: السلام علیک یا جدی تو روضہ مقدسہ سے جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی اس کے بعد آپ کو یہ بشارت عظمیٰ ملی 'اے معین الدین تو میرے دین کا معین ہے۔ میں نے تمہیں ہند کی ولایت عطا کی 'وہاں کفر و ضلالت پھیلی ہوئی ہے تو اجیر جا 'تیرے وجود سے کفر و ضلالت ختم ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔ حضرت خواجہ غریب نواز اس بشارت سے بہت خوش ہوئے۔ آپ پر ایک وجدانی سی کیفیت طاری ہوئی۔ مسرت و شادمانی کی انتہا نہ رہی۔ دین اسلام کی سر بلندی کے لئے اٹھئے۔ مدینہ منورہ سے ملک شام کے لئے روانہ ہو گئے اور ملک شام سے ہوتے ہوئے بغداد شریف حاضر ہوئے اور وہاں پہنچ کر حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے جب خواجہ معین الدین چشتی کو دیکھا تو اپنے مرید سے فرمایا: اس مرد حق کو دیکھو 'اس کا نام حسن ہے اور میرے آقا نے انھیں معین فرمایا ہے۔ بہت لوگوں کو ان کی محنت سے منزل طے کی اور بتوں کو چھوڑ کر خدا کے مقبول بن جائیں گے۔

پھر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب کیا ارادہ ہے۔ حضرت غریب نواز نے عرض کیا: محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہندوستان کے لئے میرا انتخاب فرمایا ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے دعائیں دی اور فرمایا 'اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے لیکن ہند کی سرحد پر ایک شیر بیٹھا ہے وہ اللہ کا بیٹا ہے اس کا احترام کرنا اور ڈرنا۔ فرمایا اس کا نام علی بجوری ہے لیکن خلق خدا انھیں داتا گنج بخش لاہوری کے نام سے جانتی ہے ان کی خدمت میں حاضر ہونا اور ادب و احترام کے ساتھ سلام عرض کرنا۔

غریب نواز کی بارگاہ میں قطب الدین بختیار کاکی کی حاضری :

قارئین کرام ! حضرت خواجہ خواجگان معین الدین ہشتی ابھیری علیہ الرحمۃ کی غلامی کا پتہ اپنے گلے میں باندھ کر اپنی غلامی پر ناز کرو اس لئے کہ جنہیں حضرت غریب نواز کی نسبت حاصل ہو جاتی ہے وہ وقت کا قطب بن جاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور غریب نواز بغداد شریف میں قیام کئے ہوئے تھے اور اللہ رب العزت کی یاد میں مستغرق تھے کہ ایک جوان آیا اور آکر غریب نواز کو سلام عرض کیا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور اس سے اس کا نام دریافت فرمایا۔ جوان نے اپنا نام قطب الدین بتایا اور عرض کیا حضور میں آپ کا مرید بننا چاہتا ہوں۔ حضور غریب نواز نے تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اور فرمایا: ابھی تک میں نے کسی کو مرید نہیں کیا ہے کل 'انا' سوچ کر بتاؤں گا۔ قطب الدین بختیار واپس چلے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز عشاء کی نماز کے لئے گئے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح و درود شریف کا ورد کر رہے تھے کہ اچانک نیند کا غلبہ ہوا۔ آنکھ لگ گئی اسی اثناء میں حضور نبی کریم ﷺ کا حالت خواب میں دیدار ہوا۔ حضور ﷺ نے غریب نواز کو خواب میں حکم فرمایا کہ معین الدین تمہارے پاس جولا کا (قطب الدین) آیا تھا اُسے تم نے مرید کیوں نہیں بنایا؟ وہ لڑکا پھر آئے گا اُسے مرید بنالینا۔ غریب نواز نے جب حالت خواب میں حضور ﷺ سے قطب الدین کے بارے میں یہ بشارت سنا تو دیدار نبی کی خوشی میں مست ہو گئے اور عرض کیا فداک ابی وامی یا رسول اللہ میرے ماں باپ

آپ پر قربان یا رسول اللہ۔ میں مرید بنا نہ سکا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ جوان خود سے تمہارے پاس نہیں آیا تھا بلکہ میں نے انہیں بھیجا تھا وہ تمہارے ساتھ ہندوستان چائے گا اور تمہاری مدد بھی کرے گا۔ قربان چاہیے..... قطب الدین بختیار کاکی پر کہ جس کی سفارش رحمۃ اللعالمین ﷺ فرما رہے ہیں۔ فرمایا اے معین الدین جب قطب الدین تمہارے پاس آئے تو مرید بھی بناؤ اور خلافت و دستار بھی عطا کرو اس لئے کہ قطب الدین خدا کا محبوب ہے۔ جس طرح قطب الدین بختیار کی مقبولیت و محبوبیت بارگاہ رسالت میں ہے اسی طرح ان کی مقبولیت و محبوبیت بارگاہ الوہیت میں بھی ہے جیسا کہ حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ عبادت و ریاضت کا سلسلہ جاری تھا مین حالت نماز عتود کی کیفیت طاری ہوئی اور میں نے یہ فیہی آواز سنی اے معین الدین میں تمہارا خدا ہوں قطب الدین تمہارا دوست ہے اور ہمارے نبی کریم احمد نبی ﷺ کا بھی دوست ہے ہم نے قطب الدین کو اپنا برگزیدہ بندہ بنالیا ہے اور اس کا نام اپنے خاص دوستوں میں لکھ دیا۔ (سیر العارفین)

اجیر میں غریب نواز کی آمد :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کی اجیر میں آمد کے سلسلے میں تاریخ و سیرت کی کتابوں میں جو روایتیں ہیں وہ مختلف فیہ ہیں لیکن اس کے باوجود تاریخ و قرآن اس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ آپ ۱۱۹۱ھ (۵۸۷ ہجری) میں اجیر تشریف لائے۔ تبلیغ دین کا متوالا چند نفوس قدسیہ پر مشتمل گروہ جب اجیر آیا تو راجہ پر قہوی راجہ چوہان کے ملازمین گویا آپ ہی کے انتظار میں بیٹھے تھے کیونکہ خواجہ غریب نواز کی اجیر میں آمد سے بارہ سال قبل راجہ پر قہوی کی ماں کو نجومیوں نے بتایا کہ اس علیہ اور ایسی وضع قطع کا ایک شخص آئے گا جو تیری بادشاہت کی تباہی کا موجب ہوگا جیسے ہی خواجہ کی آمد ہوئی پر قہوی کے ملازموں نے آپ کے اس وضع اور علیہ کو دیکھ کر پہچان لیا ہونہ ہو یہی وہ شخص ہے۔ آپ سیما نامقام پر نہرک کرا اجیر کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ آپ کو اس مقام پر رکنے سے بشارت میں منع کیا گیا تھا۔ غریب نواز رہ حانی قافلے کو لیکر اجیر میں جلوہ افروز ہو کر خلافت و گمراہی اور کفر

وشرک کی وادی میں حق و صداقت کی شمع روشن کی۔ لاکھ طوفان آئے ہاٹل طاقتوں نے آپ کے راستے روکے، لیکن مرد مومن اپنا کام کرتا ہی رہا اور راجہ کے گرم سنگ ریزوں کو ہدایت کی شبنم سے گلزار بنانے میں زندگی صرف کر دی۔

جن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں۔ سینے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

شتر بانوں کی بارگاہِ غریب نواز میں معافی طلبی :

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ کا عظیم الشان قافلہ جب انجمیر پہنچا آپ نے شہر کے باہر ایک سایہ دار مقام کو ٹھہرنے کے لئے منتخب فرمایا۔ جب راجہ پرتھوی راج کے ملازموں نے آپ کو اس مقام پر ٹھہرنے کی اجازت نہ دی اور ان لوگوں نے کہا کہ جناب یہاں ہمارے راجہ کے اونٹ بیٹھے ہیں لہذا آپ اس مقام پر قیام نہیں کر سکتے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کو ان لوگوں کا اس طرح پیش آنا ناگوار معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا میں یہاں سے جاتا ہوں اگر یہاں تمہارے اونٹ بیٹھے ہیں تو بیٹھے ہی رہ جائیں۔ یہ کلمات کہہ کر آپ انا ساگر کے پاس قیام کرنے کے لئے چلے گئے۔ اب راجہ کے اونٹ جو بیٹھے تو بیٹھے ہی رہ گئے۔ لاکھ اٹھانے کی کوشش کی گئی، ایسا محسوس ہوتا ان اونٹوں کے سینے زمین سے چپک گئے ہوں۔ صبح کے وقت جب شتر بانوں نے اونٹوں کو اٹھانا چاہا مگر اٹھ نہ پائے جب یہ خبر راجہ پرتھوی راج چوہان کو دی گئی۔ راجہ ملازموں پر برہم ہوا اور انھیں حکم دیا کہ جا کر فقیروں سے معافی چاہیں۔ لہذا وہ حضرات غریب نوازی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے معذرت خواہی کرتے ہوئے صدقِ دل سے معافی مانگی۔ حضرت نے اپنے کریمانہ شان سے انھیں معاف فرما دیا اور فرمایا جاؤ تمہارے اونٹ کھڑے ہو گئے ہیں۔ جب شتر بانوں نے اس منظر کو دیکھا تھوڑی دیر پہلے اونٹ اٹھائے تو اٹھتے نہیں، لیکن مردِ درویش نے ابھی زبان سے الفاظ نکالے ہی تھے کہ سارے اونٹ از خود کھڑے ہو گئے۔

فرمایا عارفِ رومی علیہ الرحمۃ نے

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ او علقوم عبد اللہ بود

پرتھوی راج چوہان کو دعوت اسلام :

امام الائمہ عطاءے رسول حضرت خواجہ غریب نواز نے راجہ پرتھوی راج چوہان کو سنت رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے دعوت اسلام دی کہ اے راجہ کفر و شرک کو چھوڑ کر توحید و رسالت کے پرچم تلے آ جا کیونکہ اسلام میں ہی امن و امان ہے۔ یہ تمہیں ہزار دلوں سے نجات دلاتے ہوئے معبود حقیقی کی معرفت عطا فرمائے گا۔

یہ ایک مجدد جسے تو گراں سمجھا ہے ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات راجہ پرتھوی راج چوہان کو جب غریب نواز نے اسلام کا پیغام بھیجا تو اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اجمیر سے غریب نواز کو باہر نکالنے کی فکر میں لگ گیا چنانچہ ایک مرتبہ راجہ پرتھوی راج نے غریب نواز کے کسی مرید کو پریشان کیا۔ مرید نے راجہ کے ظلم و تشدد کی شکایت غریب نواز کی بارگاہ میں پیش کی۔ غریب نواز نے پرتھوی راج کی اصلاح کے لئے اپنے ایک خاص آدمی کو اس کے پاس بھیجا اور کہا کہ اے راجہ پرتھوی راج تم مسلمانوں پر اپنا ظلم و ستم ڈھانا بند کرو ورنہ انجام کی فکر کرو۔ جب راجہ حضرت غریب نواز کی بات نہ مانی تو غریب نواز نے غصہ کی حالت میں ارشاد فرمایا : پرتھوی راج زندہ گرھیم و دارسم ہم نے پرتھوی راج کو زندہ گرفتار کیا اور دے دیا۔ (مونس الادراج 'افوائد السالکین')

راجہ پرتھوی راج نے پورے اجمیر میں یہ اعلان کروایا کہ جو شخص خواجہ غریب نواز کے پاس جائے گا اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ جب اس بات کا علم غریب نواز کو ہوا تو غریب نواز نے فرمایا : لوگو تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں راجہ غریب گرفتار کر لیا جائے گا ان شاء اللہ اس کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے زمانے میں مسلم بادشاہ سلطان شہاب الدین غوری کی بادشاہت لاہور شہر میں تھی اور اس کا دار الخلافہ غزنی تھا۔ شہاب الدین غوری کو ایک مرتبہ جنگ میں ان ہی لوگوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا اور شہاب الدین غوری اس جنگ میں خود بھی زخمی ہو گیا تھا۔ اس شکست کی وجہ یہ تھی کہ لاہور شہر کا گورنر اندر ہی اندر دشمنوں سے ساز باز کر چکا تھا اور تمام

خفیہ راز لڑائی کے طریقے اور حملے کے اوقات کا محفلوں کو اطلاع دے دیا تھا جس کی وجہ سے سلطان شہاب الدین غوری کو گلگت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری کسی ایسے راہ کی تلاش میں تھا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا وقت لائے کہ میں راجہ کو گلگت وے کر ہندوستان کی سرزمین پر اسلام کا پرچم لہراؤں..... چنانچہ ایسا ہوا کہ ایک رات اپنے بستر پر آرام کی نیت سے سویا ہی تھا کہ نصیب جاگ گیا، حالت خواب میں اس نے دیکھا کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہندوستان کی بادشاہت عطا فرمانے والا ہے تم اس ملک کی طرف توجہ کرو۔ خواجہ کی اس بشارت عظمیٰ کو سننے کے بعد اس کے حوصلوں کو قوت ملی اور اسے یقین ہو گیا کہ فتح اب اس کے قدم چومے گی۔ گلگت کا داغ جو اس کے دامن پر لگا ہے وہ دھل جائے گا، چنانچہ سلطان شہاب الدین غوری نے فتح و کامرانی کے مضامیل پر غور و فکر کے بعد بزرگوں و دورویشوں سے مشورہ کیا اور اس نتیجہ پر پہونچا کہ پہلی مرتبہ راجہ پر قہوی راج سے گلگت جن اسباب کی وجہ سے ہوئی تھی دوبارہ مسلمانوں سے ایسی غلطی نہ ہونے پائے۔ اس لئے انہوں نے پر قہوی راج چوبان پر حملے کرنے سے قبل اپنے تمام احباب و دوستوں اور وزیروں کو جمع کیا اور دوبارہ راجہ پر قہوی پر حملہ کرنے اور فتح حاصل کرنے کے سلسلے میں خطاب عام کیا۔ اپنے احباب کے سابقہ غلطیوں کو بالعموم معاف کرنے کا اعلان کر دیا۔ جیسے ہی سلطان شہاب الدین غوری نے ان کی بے وفائی اور غلطیوں کی معافی کا اعلان کیا، اس اعلان کو سنتے ہی سپاہیوں کے حوصلے بلند ہوئے اور انہوں نے بیک زبان ہو کر اقرار کیا کہ آپ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے خاطر ہمیں معاف فرما دیا اب ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں ہم اپنی اپنی جانیں اسلام کی سر بلندی کے لئے قربان کر دیں گے مگر آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔

شادی دیو کا قبول اسلام :

حضرت سلطان الہند خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ اور آپ کے خادمین نے انا ساگر کے کنارے پر ڈیرہ ڈالا اور یا دا لہی میں مصروف ہو گئے اور ﴿نصر من اللہ وفتح قریب﴾

کی صدائے دلنوازا کا انتظار کرنے لگے، لیکن راجہ پر تھوی راج کے ملازمین کو حضرت غریب نواز اور ان کے اصحاب کا انا ساگر میں دھوکہ دینا، عبادت و ریاضت اور نہانا دھونا پسند نہ آیا اور ان لوگوں نے راجہ سے شکایت کی کہ کچھ لوگ عجیب الخلقت ہیں جو انا ساگر کے قریب سے اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ راجہ نے اپنے ملازموں سے کہا کہ جاؤ اور ان فقیروں سے کہہ دو کہ وہ لوگ اب میری سرزمین سے چلے جائیں۔ راجہ کے ملازمین بڑے کروفر کے ساتھ آئے اور آپ کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی کا مظاہر کیا اور راجہ پر چھوڑ کر چلے جانے کو کہا۔ خواجہ غریب نواز کو ان لوگوں کی گستاخی پر جلال آگیا اور آپ نے مٹھی میں ریت لیکر آیت الکرسی پڑھ کر ان ملعون شقی القلب کافروں پر بھیجی تو جس پر وہ ریت کے ذرات پڑے وہ اسی جگہ گوشت کا لوتھڑا بن کر رہ گیا۔ ہاتھ اور پیروں کی قوت سلب ہو گئی اسی مقام پر مندر کا پجاری شادی دیو جو پجاریوں کا سردار تھا آپ کے سامنے ان لوگوں کی مدافعت میں آیا لیکن جیسے ہی آپ کے زوے پُر جلال پر اُس کی نظر پڑی، خوف و ہراس اُس پر طاری ہو گیا، آپ کے قدموں میں گر پڑا اور دولہا اسلام سے مشرف ہو گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے اس کا نام سعدی رکھا۔

آپ اندازہ لگائیں کہ پجاریوں کا سردار جو چند ساعت پیشتر کفر و شرک میں گرفتار تھا اور باطل عقیدہ رکھنے والوں کا ترجمان تھا لیکن جب خواجہ کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ توحید و رسالت کا ترجمان ہو گیا۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کے زور بازو کا لگا ہر دھوم سے بدل جاتی ہے تھہریں

بے پال کی جادوگری اور قبول اسلام :

حضرت خواجہ غریب نواز کے مقابلے میں بے پال نے اپنے تمام تر سحر اور جادو کا استعمال کیا۔ راجہ پر تھوی راج یہ چاہتا تھا کہ خواجہ غریب نواز کو کسی نہ کسی طرح لوگوں کے سامنے رسوا کیا جائے۔ راجہ کی مرضی و منشاء کی تکمیل کے لئے بے پال جوگی اور اس کے چیلوں نے سحر اور کرشموں کے ذریعہ خواجہ غریب نواز کی طرف زہریلے سانپ بھیجے لیکن

غریب نواز نے ایک حصار کھینچا اور اپنے احباب سے فرمایا اس حصار سے باہر کوئی نہ جائیں کیونکہ جے پال کا جادو اس دائرہ حصار کے اندر داخل نہیں ہو سکتا چنانچہ زہریلے سانپ لہراتے ہوئے غریب نواز کے جانب آتے لیکن خواجہ کے قائم کردہ حصار کے اندر داخل نہیں ہوتے اور سرخ شیخ کر اس مقام پر ختم ہو جاتے۔ جب جے پال اس وار میں ناکام ہو گیا تو پھر اپنے سحر کے ذریعہ دوسرا وار کیا۔ اس نے آگ کے شعلے برسائے اطراف و اکناف کے سارے درخت جل کر خاکستر ہو گئے لیکن غریب نواز کو کسی بھی طرح کا ضرر نہیں پہونچا۔ جب جے پال کو دوسرے وار میں بھی کامیابی میسر نہیں ہوئی تو جے پال نے اپنا چوہا بدلا اور کہنے لگا بابا: آپ اجیر چھوڑ دو ورنہ میں آپ کو ایسی پریشانی میں ڈالوں گا کہ پھر آپ اس سے نکل نہیں سکتے۔ آسمان سے تم پر بلائیں برسائیں گا اور تمہارا اس مقام پر رہنا دشوار ہو جائے گا۔ جب اس نے دیکھا کہ غریب نواز پر اس کی ان باتوں کا اثر نہیں ہوا جب اس نے ہرن مرگ کا چھالا ہوا میں پہنکا اور اس پر بیٹھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے فضا میں پرواز کرنے لگا۔ لوگ حیران تھے جب لوگوں کی حیرانی غریب نواز نے دیکھی آپ نے اپنے کھڑاؤں کو حکم فرمایا جاؤ اور سر زنج کش کرتے ہوئے جے پال کو نیچے لٹکراؤ۔ یہ حکم سننے ہی دونوں کھڑاؤں پر ندوں کی طرح ہوا میں اڑتے ہوئے لگا ہوں سے غائب ہو گئے۔ جب لوگوں نے اس حیرت انگیز منظر کو دیکھا تو تعجب میں پڑ گئے اور حیرت کی انتہاء نہ رہی۔ کھڑاؤں نے جے پال کے سر کو کوسے ہوئے خواجہ کے قدموں میں لا کر ڈال دیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے کھڑاؤں کے ضرب شدید سے جے پال کی ساری طلسمی طاقتوں کا قلع قمع ہو گیا اور غریب نواز کی روحانی قوت کے سامنے جادوگری کی جادوگری کا فریب پارہ پارہ ہو چکا تھا۔ اسے احساس ہو چکا تھا یہ کوئی جادوگر نہیں بلکہ ان کی روحانی قوت کے کمالات ہیں۔ جب ان سے نسبت رکھنے والے کھڑاؤں کا یہ عالم ہے تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا عالم کیا ہوگا اور جب حضرت خواجہ غریب نواز کا یہ عالم تو خواجہ عالمین رحمۃ اللہ علیہ محمد رسول اللہ ﷺ کا عالم کیا ہوگا؟

جب ان کے گمراہ بھروسے ہیں شاہان زمانہ کی جہولی محتاج کا جب یہ عالم ہے تو حقار کا عالم کا ہوگا

اب بے پال کے دل سے تاریکی ختم ہو چکی تھی خلوص دل سے خدمت اقدس میں حاضر ہوا
 حجابات اٹھ چکے تھے قدموں میں گرا اور شرف اسلام سے مشرف ہو گیا۔ بے پال نے
 غریب نواز کی خدمت میں عرض کیا: حضور دعا فرمائیں! تاقیامت اللہ مجھے حیات
 عطا کرے۔ حضرت غریب نواز نے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائی۔ غریب نواز کی دعا
 قبول ہوئی۔ غریب نواز نے ارشاد فرمایا تو نے دائمی زندگی پالی مگر حقوق کی لگا ہوں سے
 پوشیدہ رہے گا چنانچہ مشہور ہے کہ بے پال اب تک اجیر کے کوہستان میں رہتا ہے کوئی اگر
 اجیر میں راستہ بھول جائے تو وہ اس کی رہبری کرتا ہے اور ہر شب جمعہ روضہ غریب نواز کی
 زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ حضرت غریب نواز نے بے پال کا نام بدل کر عبداللہ
 رکھا۔ (خزینۃ الاصفیاء)

جب حضرت خواجہ غریب نواز کے کرامات و کمالات کا لوگوں نے مشاہدہ کیا تو لوگ جوق
 در جوق اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب حضور ﷺ کے
 غلاموں کے غلام کے کھڑاؤں کا یہ عالم ہے تو حضور نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک کا عالم
 کیا ہوگا۔ اسی لئے مولانا حسن رضا فرماتے ہیں:

سر پر رکھنے کو مل جائے جو فضل پاک حضور تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاہم ہم بھی ہیں

غریب نواز کے پیالے میں انا سا گر :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ پر قابو پانے کے لئے راجہ پرتھوی نے یہ طریقہ
 اختیار کیا کہ انا سا گر کا پانی آپ پر روک دیا اور یہ تصور دینا چاہا کہ اگر تم اجیر سے نہیں
 جاتے تو ان مصائب و مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ! لیکن جو اہل حق ہوتے
 ہیں وہ ظاہری اسباب پر انحصار کرنے کے بجائے اللہ تبارک و تعالیٰ پر اس کا بھروسہ و یقین
 ہوتا ہے۔ انا سا گر جس کا پانی تمام اہل شہر چند و پرند سب کے لئے عام تھا غریب نواز
 کے لئے اس پانی کو بند کر دیا گیا۔ انا سا گر کے ہر جانب راجہ کے ملازمین ظہر ادا ہیئے گئے۔
 جب غریب نواز نے اس غیر اخلاقی طرز عمل کو دیکھا تو آپ نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی

سے فرمایا کہ ایک پیالہ پانی انا ساگر سے لیکر آؤ۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی نے پہرے کے باوجود ہمت کرتے ہوئے آگے بڑھے اور انا ساگر سے ایک پیالہ پانی لینے میں کامیاب ہو گئے۔ جب انا ساگر سے خواجہ قطب الدین نے پیالہ میں پانی لیا 'سارا کا سارا پانی سٹ کر پیالے میں جمع ہو گیا۔ لوگ اس حیرت انگیز منظر کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنے کمالات و تصرفات سے سارے پانی کو پیالے میں بند کر لیا۔ اللہ اکبر۔ اولیاء اللہ سے تصرفات و کرامات کا ظہور اصل میں اللہ چارک و تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ظہور ہے۔ اللہ تعالیٰ جنہیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے اس سے ایسے معجزات و امور ظاہر فرما کر دین اسلام کو مستحکم فرماتا ہے اور اپنے ولی کامل کی حقانیت کو ظاہر کرتا ہے۔ راجہ پرتھوی راج چوہان نے جب سنا کہ غریب نواز نے سارے انا ساگر کو ایک پیالے میں بھر لیا ہے تو اس نے اپنے احباب سے مشورہ کے بعد حکم دیا کہ جاؤ بابا سے منت و ساجت کرو تاکہ دوبارہ اس میں پانی آجائے اس لئے کہ اس تالاب کی وجہ سے اجیر میں بڑی رونق ہے۔ لوگ آئے اور خواجہ غریب نواز کی بارگاہ میں معافی چاہی اور آپ سے التجا کی کہ آپ ہمیں معاف کریں کیونکہ انا ساگر سے اجیر کے اکثر رہنے والوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ غریب نواز نے ان لوگوں کے مسلسل اصرار پر انہیں معاف کر دیا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے فرمایا جاؤ اس پیالے کو انا ساگر میں انڈیل دو پھر کیا تھا جیسے ہی خواجہ بختیار کاکی نے انا ساگر میں اس پیالے کے پانی کو ڈالا سارا کا سارا تالاب دیکھتے ہی دیکھتے منلوں میں بھر گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کی اس کرامت کا جب لوگوں نے مشاہدہ کیا تو بے شمار افراد نے اپنے باطل مذہب کو چھوڑ کر کلمہ طیبہ پڑھا اور دامن اسلام سے وابستہ ہو گئے۔

سلطان شہاب الدین غوری کا آخری معرکہ :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کی بشارت پورا ہونے کا وقت آ گیا تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری نے مسلمانوں سے ایک طرف عہدہ و قادیاری اور انہیں معرکہ حق و باطل

کے لئے تیار رہنے کو کہا تو دوسری طرف راجہ پرتھوی راج نے بھی اپنی قوم کو دھرم کے تحفظ کا واسطہ دیا اور اس نے اپنے ماننے والوں کو متحد کر لیا۔ راجہ پرتھوی راج تین ہزار ہاتھیوں اور تین لاکھ سے زائد سوار اور بے شمار پیادہ لوگوں کے ساتھ سلطان شہاب الدین کے مقابلے میں سرسوتی دریا کے کنارے پر آڈٹا۔ دوسری جانب سلطان شہاب الدین غوری اپنی افواج جن کی تعداد صرف ایک لاکھ تیس ہزار تھی اسے لیکر میدان جہاد میں آگیا۔ جنگ شروع ہو گئی پرتھوی راج کو اپنے فوجیوں پر ناز تھا لیکن سلطان شہاب الدین غوری کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ناز تھا۔ پرتھوی راج کو اپنے بے شمار لشکر پر فخر تھا لیکن سلطان شہاب الدین غوری کو خواجہ غریب نواز کی بشارت اور اُن کی روحانی قوت و حمایت پر فخر تھا چنانچہ راجہ پرتھوی راج کے مقابلے میں بڑی حکمت عملی سے سلطان شہاب الدین غوری نے اپنے فوجیوں کے کئی دستے کر دیئے گئے اور ہر ایک دستے کا ایک رہنما دو سو سالہ مقرر کئے تاکہ کسی بھی صورت میں پرتھوی راج کے مقابلے میں شکست نہ ہونے پائے۔ جنگ چلتی رہی اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ سلطان شہاب الدین غوری کی فوج پستی کی طرف جاری تھی اسی اثنا میں سلطان شہاب الدین غوری کی خواجہ غریب نواز نے اپنی روحانی قوت کے ذریعہ رہبری فرمائی اور تازہ دم فوجی دستے کو روانہ فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔ فیی آواز آتے ہی سلطان شہاب الدین غوری کے حوصلے بلند ہو گئے۔ جب تازہ دم فوج نے حملہ کیا تو انھیں کامیابی ملی گئی۔ حضرت غریب نواز کا روحانی کرشمہ تھا کہ سلطان شہاب الدین غوری کو ہند میں راجہ کے مقابلے کا میانی ملی اس لئے عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے یہ فتح حضرت قطب ربانی حضرت خواجہ غریب نواز کی برکتوں سے ہوئی۔ سلطان شہاب الدین غوری کو خواجہ غریب نواز کی قوت روحانی کی رہنمائی میں فتح نصیب ہوئی اور تمام علاقوں سے ہوتا ہوا فتح و نصرت کا اسلامی پرچم لیکر سلطان شہاب الدین غوری اجمیر پہنچا۔

بارگاہ غریب نواز میں سلطان شہاب الدین غوری :

سلطان شہاب الدین غوری جب اجمیر میں داخل ہوا شام کا وقت ہو رہا تھا مغرب کی اذان کی آواز آ رہی تھی۔ کوہستانی علاقے سے مغرب کے وقت اذان کی آواز سن کر

سلطان شہاب الدین غوری حیران ہو گیا اور معلوم کیا کہ آخر اس علاقے میں اللہ اکبر کی صدا کہاں سے آرہی ہے چنانچہ سلطان شہاب الدین غوری نے اذان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چل پڑے جب اسی مقام پر پہنچے تو دیکھا جماعت ہو رہی ہے۔ خواجہ غریب نواز امامت فرما رہے ہیں مصلیٰ بچھا ہوا ہے۔ شہاب الدین غوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد جب سلطان شہاب الدین غوری کی نظر حضرت خواجہ غریب نواز کے چہرے پر پڑی تو سلطان کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ یہ تو وہی مقدس ہستی ہیں جنہوں نے مجھے جنگ میں فتح و نصرت کی بشارت دی اور حالت خواب میں رہنمائی فرمائی تھی۔ خواجہ غریب نواز کے قدموں میں گرا اور زار و قطار سے روتے ہوئے عرض کیا کہ حضور آپ ہی کی رہنمائی اور بشارت کی وجہ سے یہ فتح حاصل ہوئی ہے۔ بادا ب بیٹھا اور عرض کرنے لگا کہ سرکار مجھے اپنے ارادت مندوں میں شامل کر لیں۔ حضرت غریب نواز نے سلطان شہاب الدین غوری کی اس الٹا کو قبول فرما کر اپنے سلسلے میں شامل فرمایا اور انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلنے کی تلقین کی۔

تیرے منہ سے جو بات نکلی ہو کے رہی کیا جودن کو کہ شب ہے تو رات ہو کر رہی

غریب نواز کا اپنے مریدوں کے ساتھ حسن سلوک :

حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے مرید خاص خواجہ معین الدین چشتی کے ساتھ بہت زیادہ الفت و محبت کرتے ہوئے اور روحانی قوت کا جام پلا کر غریب نواز کو بلند سے بلند مقام و مرتبے پر فائز فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز بھی اپنے مریدوں کے ساتھ اپنے پیرومرشد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بڑا حسن سلوک اور محبت سے پیش آتے تھے اور ہمیشہ اپنے مریدوں کے لئے دعا خیر فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے مرید تمہارا مرشد تمہارا پیر معین الدین اس وقت تک جنت میں نہیں جائے گا جب تک کہ اپنے مریدوں کے مریدوں کے مرید جو قیامت تک میرے سلسلے میں داخل ہوں گے ان کو ساتھ نہ لیجاؤں۔

آپ امدادہ لگا ئیں خریب نواز علیہ الرحمۃ کے اس خطاب سے کہ آپ کس قدر اپنے مریدوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت کا برتاؤ کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں جنت میں قدم نہیں رکھوں گا جب تک کہ اپنے مریدوں کو بخشوا نہ لوں۔ جب حضور ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام کا یہ عالم ہے تو پھر حضور ﷺ کی شفاعت کا عالم کیا ہوگا؟ قیامت کے روز جہاں کوئی کسی کا حامی و مددگار نہ ہوگا نہ باپ بیٹے کا ہوگا اور نہ ماں بیٹی کی ہوگی نہ بھائی بھائی کا ہوگا۔ ہر جانب نفسی نفسی کا عالم ہوگا اور انبیاء کرام بھی اپنی اپنی امتیوں سے انھب الی غیری فرما رہے ہوں گے اور یہ ایک نبی دوسرے نبی کے پاس بھیج رہے ہوں گے۔ ساری کی ساری امت پریشان ہوگی ایسے ماحول میں ساری امت بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوگی تو مصطفیٰ جانِ رحمت شفیع المذنبین بے کسوں کے کس بے کسوں کے بس بے سہاروں کے سہارہ رحمت للعالمین فرمائیں گے انالہا انالہا یعنی میں ہی ہوں میں ہی ہوں تمہاری بخشش کے لئے۔

کہیں گے اور نبی انھبوا الی غیری میرے نبی کے یوں پر انالہا ہوگا میرے آقا حضور ﷺ بارگاہ خداوندی میں اپنے جبین نیاز خم کریں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا یا محمد ارفع رأسک قل تسمع اسئل تعط اشفع تشفع (بخاری مشکوٰۃ) اے محمد ﷺ سر تو اٹھائیے کہیں آپ کی بات سنی جائے گی مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور رحمت للعالمین شفیع المذنبین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اللہ میری امت کو بخش دے میری امت کو بخش دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس مومن کے دل میں رائی کے برابر یا اس سے کم ایمان ہوگا اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے بارے میں عرض کروں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے اجازت و اختیار دے گا اور میں اسے اپنے ہاتھوں سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کفارہ نہ کیا پر تو نے دل آزر دہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز لیکن تیری رحمت نے گوارہ نہ کیا

غریب نواز کا سفر اجمیر سے دلی تک : اب حضرت خواجہ غریب نواز نے عام طور پر سیر و سیاحت کو چھوڑ کر مستقل اجمیری کو اپنا مسکن بنالیا تھا۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی جو آپ کے مرید اور خلیفہ بھی تھے آپ کو اپنے پیرومرشد سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا چنانچہ انہوں نے ایک مراسلہ مرشد برحق کی بارگاہ میں روانہ کیا کہ حضور آپ کی زیارت کے لئے آپ کا یہ خادم آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو قدم بوسی کا شرف حاصل کروں۔ حضرت غریب نواز نے اپنے جوابی مکتوب میں فرمایا کہ تم دلی میں ہی رہو ہم خود جہار سے پاس چند دنوں بعد آئیں گے۔ حضرت غریب نواز نے ملاقات کے لئے از خود دلی کا سفر فرمایا۔ اس وقت دلی پر سلطان شمس الدین التمش کی حکومت تھی۔ یہ وہی التمش تھے جس کی بادشاہت کے بارے میں غریب نواز نے بشارت دیا تھا۔ حضرت غریب نواز نے خواجہ قطب الدین کی خانقاہ میں قیام کیا۔ اہل دلی کے لئے غریب نواز کی آمد بڑی ہی خیر و برکت کی بات تھی۔ غریب نواز دلی والوں میں اسرار الہی کے خزانہ اور عمل کی دولت تقسیم کر رہے تھے ہر شخص اپنے اپنے ظرف کے مطابق حاصل کر رہا تھا۔ جب غریب نواز کی واپسی کا وقت آیا تو آپ نے پوچھا کوئی رہ تو نہیں گیا ہے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی نے عرض کیا: حضور بابا فرید گنج شکر ہے جو چلہ گاہ میں بیٹھا ہے غریب نواز نے جب یہ سنا دریا کرم جوش میں آیا اور خواجہ قطب الدین کو لیکر ان کے چلہ گاہ تشریف لے گئے۔ دیکھا بابا فرید مجاہد سے میں بیٹھے ہیں اور نہایت ہی کمزور ہو گئے ہیں۔ بابا فرید اتنا کمزور ہو چکے تھے کہ خواب کی تعظیم میں قیام بھی نہ کر سکے۔ دونوں صاحبان نے بازو پکڑ کر اٹھایا اور غریب نواز نے بابا فرید کے حق میں دعا فرمائی۔ یہی آواز آئی ہم نے بابا فرید کو قبول کیا۔ یہ وحید عصر ہو گا پھر خواجہ غریب نواز نے قطب الدین بختیار کاکی کو ہدایت فرمائی کہ اسم اعظم کا و خلیفہ جو سلسلہ چشت سے چلا آ رہا ہے اسے تحقیق کرو چنانچہ اسم اعظم کی برکت سے بابا فرید نے سلوک و معرفت کے منازل طے کئے اور حجابات کے پردے اٹھ گئے پھر کیا تھا مراد پوری ہو گئی اور علم لدنی حاصل ہو گیا۔ (مالک الساکین)

غریب نواز کا سفر بغداد: سلطان شہاب الدین غوری کی جہد مسلسل اور غریب نواز کی روحانی طور پر رہنمائی کے باعث ہندوستان میں اسلام کو فتح و نصرت نصیب ہوئی۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں اسلام پھیلانے میں اپنی ظاہری اور باطنی قوتوں کا استعمال کیا چنانچہ اجیر اور اس کے گرد و نواح سے نکل کر دیگر علاقوں میں اسلام بڑی تیزی سے پھیلنے لگا۔ اسی اثناء میں حضرت خواجہ غریب نواز کو اپنے مرشد برحق حضرت خواجہ عثمان بارونی علیہ الرحمہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا۔ حضرت پیر و مرشد سے ملاقات کے لئے ۵۹۸ ہجری میں اجیر سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے۔ جب آپ تلخ پڑوئے تلخ میں ایک خانقاہ میں قیام کے دوران ایک قلعہ فی عالم مولانا ضیاء الدین کو حضرت غریب نواز کی آمد کا علم ہوا۔ مولانا نے دل میں خیال کیا کہ آج غریب نواز سے علم فلسفہ کے متعلق گفتگو کروں گا اور انھیں لا جواب کروں گا اور اپنے علم دانی کا سکھ بھانوں گا۔ جب حضرت غریب نواز نماز سے فارغ ہوئے تو مولانا سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے مولانا کو ایک بوٹی کھانے کو دیا۔ حضرت غریب نواز نے دوسری بوٹی سے وزہ افکار کیا۔ مولانا ضیاء الدین کا بوٹی کو کھانا تھا کہ ان کے دل کی دنیا بدل گئی جس علم پر انھیں ناز تھا وہ سارا علم بھول چکے تھے دل کی تاریکی دور ہو گئی فاسد خیالات دل سے جاتے رہے نگاہ خواجہ نے فاسد خیالات کو نکال کر اسرار الہی ذالہدیٰ پھر کیا تھا۔ مولانا آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز اپنے پیر و مرشد حضرت عثمان بارونی کی خدمت میں پڑوئے تلخ اور کافی عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہے اور تمام فیوض و برکات حاصل کرنے کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے۔ تلخ، عزیزنی، لالاہور ہوتے ہوئے دلی پڑوئے تلخ اور وہاں سے اجیر آئے اور اپنے پیر و مرشد کی عطا کردہ فیوض و برکات سے اہل اجیر کو اتکا نوازہ کے آج بھی وہاں کے سنگ ریزوں سے نور ایمان پھوٹ رہا ہے اور لوگ خواجہ کی چوکھٹ سے اپنی مرادیں پارہے ہیں۔

نوریز وہاں کے ایہوں کی نہ باتیں پوچھو عرش اعظم کی خبر لاتے ہیں لانے والے

غریب نواز کے ارشادات :

(☆) عارف ملک و مال سے بیزار ہوتا ہے (☆) عارف حقیقی خدا سے کچھ نہیں مانگتا
 (☆) عارف دنیا کا دشمن اور اللہ کا دوست ہوتا ہے (☆) حقیقی عارف صادق کے لئے
 گداگری حرام ہے (☆) اہل عرفان یاد الہی کے سوا زبان سے کوئی اور بات نہیں نکالتے
 (☆) عارفوں کا توکل سوائے خدا کے کسی اور پر نہیں ہوتا اور نہ وہ کسی اور کی طرف اتقا
 کرتے ہیں (☆) عارفوں میں صادق وہ ہیں جو راہ عشق میں سوائے خدا کے کسی کو نہ
 دیکھتے (☆) عارف آفتاب صفت ہوتے ہیں اس سے تمام عالم منور ہوتا ہے
 (☆) عارفوں میں صادق وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ بھی نہ ہو اور نہ وہ کسی کی ملکیت ہو
 (☆) جس نے خدا کو پہچان لیا اگر وہ خلق سے دور نہ بھاگے تو سمجھ لو اس میں کوئی نعت نہیں
 (☆) جب تک آدمی راہ سلوک میں دنیا و مافیہا ترک نہ کر دے وہ اہل سلوک میں داخل
 نہیں ہو سکتا (☆) راہ محبت میں عاشق وہ ہے جو دونوں جہاں سے دل اٹھا لے
 (☆) محبت میں صادق وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے لئے سب کو بھلا دے اور دنیا سے
 بیزار ہو جائے (☆) جب تک مرشد کی تربیت حاصل نہیں ہوگی مرید منزل تک نہیں پہنچ سکتا
 (☆) عشق راہ ایسی ہے کہ جو اس راہ پر چلتا ہے اس کا نام و نشان نہیں ملتا
 (☆) دریاؤں کا پانی شور کرتا ہے لیکن جب وہ سمندر سے مل جاتا ہے تو آواز نہیں رہتی
 اسی طرح جب عاشق معشوق سے واصل ہوتا ہے تو واہٹا نہیں کرتا (☆) عاشق کا
 دل آتش کدہ محبت ہے جو اس میں آئے اسے جلا کر تاجیڑ کر دیتا ہے کیونکہ عشق کی آگ سے
 تیز کوئی آگ نہیں (☆) اللہ تعالیٰ کے ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں جنہیں اس کی دوستی نے
 خاموش کر رکھا ہے انہیں عالم موجودات کی کسی بھی چیز کی خبر نہیں ہوتی (☆) اگر دوست
 کی دوستی میں دو جہاں بھی بخش دے جائیں تو بھی کم ہے (☆) اللہ تعالیٰ سے دوستی اس طرح
 ہوتی ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھے (یعنی دنیا و نفس) تو وہ بھی اس دشمنی رکھے
 (☆) نیکیوں کی محبت نیک کام سے بہتر ہے اور بدوں کی محبت بد کام سے بہتر ہے

(☆) یقین ایک نور ہے جس سے انسان منور ہو جاتا ہے (☆) عادت پرست ہرگز حق پرست نہیں ہوتا (☆) درویشی اس کا نام ہے کہ جو آئے اسے محروم نہ جانے دے (☆) گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کا ذلیل و خوار کرنا (☆) دل وہ ہے جو اپنے حال سے خالی ہو اور مشاہدہ دوست میں باقی ہو (☆) اے غافل اس سفر کا توشہ تیار کر جو تجھے درپیش ہے یعنی سفر آخرت (☆) قیامت کے روز اگر بہشت میں کوئی چیز بدو بچائے گی تو وہ زہد ہے (☆) خود پرستی اور ٹکس پرستی بت پرستی ہے جب تک خود پرستی نہ چھوڑے گا خدا پرستی حاصل نہیں ہوگی (☆) کافر سو برس تک لا الہ الا اللہ کہے تو وہ مسلمان نہیں لیکن ایک مرتبہ محمد رسول اللہ کہنے سے صد سالہ کفر دور ہو جاتا ہے۔

خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ طریقت کے لئے دس (۱۰) شرطیں لازم ہیں ان کے بغیر کوئی شخص صوفی کامل نہیں ہوتا : (۱) طلب حق (۲) طلب مرشد (۳) ادب (۴) رضا (۵) محبت و ترک فضول (۶) تقویٰ (۷) استقامت شریعت (۸) کم کھانا، کم سونا، کم بولنا (۹) عزت اختیار کرنا خلق سے (۱۰) روزہ نماز..... وغیرہ

حضرت غریب نواز کی شادی :

حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنی ساری زندگی دین شنیں کی ترویج و اشاعت میں صرف کردی ایک رات خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین ہے پھر تو ہماری سنتوں میں سے ایک سنت کو ترک کر رہا ہے۔ اس خواب کے بعد بڑھاپے کی عمر میں آپ نے عقد کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس سنت کی تکمیل کے لئے حاکم قلعہ بھلی نے حضرت غریب نواز کی خدمت اقدس ایک لڑکی کو پیش کیا جو جہاد میں گرفتار ہو کر آئی تھیں ان کی مرضی و منشاء کو پوچھ کر اسے اسلام کی دعوت دی اور اس نے اسلام قبول کیا پھر غریب نواز نے اس کا نام امہ اللہ رکھا ۵۹۵ ہجری میں پہلی شادی کی اور فرمان رسول کے مطابق ازدواجی زندگی کا آغاز کیا۔ فرمایا امہ اللہ نہایت ہی پارسا تھیں۔

حضرت غریب نواز کی دوسری شادی - اولاد امجاد :

سید وجیہ الدین مٹھدی اپنی لڑکی کی شادی کے سلسلے میں شکر تھے کہ ایک رات خواب میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی آپ فرما رہے ہیں اے فرزند ! رسول خدا ﷺ کا حکم ہے کہ اس لڑکی کا نکاح شیخ معین الدین کے ساتھ کروے۔ سید وجیہ الدین مٹھدی نے حضرت غریب نواز سے خواب بیان کیا اور غریب نواز نے رشتہ قبول فرمایا۔ حضرت غریب نواز ۶۳۰ ہجری میں بی بی عصمت اللہ بنت سید وجیہ الدین سے دوسرا نکاح فرمایا۔

حضرت غریب نواز کی اولاد امجاد میں تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں:

حضرت سید خواجہ ضیاء الدین، حضرت سید خواجہ فخر الدین، حضرت سید خواجہ حسام الدین اور سیدہ بی بی حافظہ بھالی (نورۃ الامت، امراۃ الاسرار)

غریب نواز کے خلفاء :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کے چند مشہور و معروف خلفاء کے اسماء گرامی یہ ہیں :

حضرت خواجہ قطب الدین، نقیہ رکا کی علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ بخش الدین علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ فخر الدین، چشتی علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ عبداللہ جوگی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ حمید الدین، ناگوری علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ محمد الدین، کرمانی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ وجیہ الدین علیہ الرحمۃ	بی بی حافظہ بھالی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ برہان الدین علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ محمد خڑک قارونی
حضرت خواجہ قاضی حمید الدین، ناگوری علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ علی خیری
حضرت خواجہ احمد علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ یادگار بٹواری علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ محسن علیہ الرحمۃ	حضرت شیخ احمد سلطان مسعود غازی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ سلیمان غازی علیہ الرحمۃ	

غریب نواز کا وصال :

الموت جسر یوصل الحبيب الی الحبيب

موت ایک پل ہے جو یار کو یار سے ملا دیتا ہے

حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں دعوت حق تبلیغ و اشاعت دین کے ذریعہ اسلام کا پرچم بلند فرمایا اور اپنی روحانی قوت اور پالنی کمالات سے ظلمت کدہ ہند کو رشد و ہدایت کا سرچشمہ بنا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی زندگی کے قیام ہند کے مختصر ایام میں پچانوے لاکھ (۹۵۰۰۰۰۰) ہندوؤں (کفار و مشرکین) کو کلمہ پڑھا کر دامن اسلام سے وابستہ فرمایا۔ جب دنیا میں انسان کا کام ختم ہو جاتا ہے تو اسے منزل حقیقی کی طرف لوٹنے کی فکر ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کا کام بھی تکمیل کو پہنچ چکا تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے زندگی دو دوست کے درمیان دیوار ہے اب اس دیوار کے گرنے کا وقت آگیا ہے۔ جب حضرت خواجہ غریب نواز کے وصال کا وقت قریب آیا تو اولیاء کرام نے خواب میں سرور کائنات ﷺ کو دیکھا کہ آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں اولیاء اللہ نے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں؟ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: ”مہین الدین کی روح کا انتظار کر رہا ہوں۔“ حضرت خواجہ غریب نواز کی وفات سارے ہندوستان کے لئے ایک عظیم سانحہ تھی ۲۳ جری ۶/ رجب المرجب ستانوے سال کی عمر میں امیر شریف میں بسر فرمائے۔ ہزاروں ارادت مند چشم نم جنازہ میں شریک ہوئے۔ حضور غریب نواز ظاہری طور پر ہم سے پردہ فرما چکے ہیں لیکن حقیقت میں غریب نواز کل بھی زندہ تھے اور آج بھی زندہ ہے ان شاء اللہ آپ کا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔

ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
حشر تک شان کریم تازہ برداری کرے اللہ اللہ موت کو کس نے مسخا کر دیا